کورس: اسلامک اسٹڈیز-V (6477) سمسٹر: خزاں، 2021ء

امتحانی مشق نمبر 1

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر 1۔ قبیلہ قریش کا تعارف کرائیں۔ (20)

سوال نمبر 2۔ نماز کی فرضیت اور قبلہ پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 3۔ پانچ ہجری میں اسلام نے جو احکام پیش کیے ان پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 4۔ فتح مکہ کے واقعات اور نتائج پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 5۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے انصاف اور مساوات پر نوٹ لکھیں۔ (20)

Downloaded From Tajassus.com

ANS 01

رسول اللہ ﷺ کے سلسلۂ نسب کی تیرہویں پشت میں نضر بن کنانہ نام کے ایک بزرگ گزرے ہیں، ان کی اولاد کو ’’قریش‘‘ کہا جاتاہے، قریش عرب کا ایک مشہور، طاقت وَر اور ذی عزت قبیلہ تھا، حضرتمحمدﷺ اسی قبیلے کے ایک خاندان بنوہاشم میں سے ہیں، اس لحاظ سے آپ ﷺ قریشی بھی ہیں اور ہاشمی بھی، جیسا کہ کتابوں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نسب نا مہ سے ظاہر ہے،محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔

اہلِ لغت نے ’’قریش‘‘ کی وجہ تسمیہ (یہ نام پڑنے) کی مختلف وجوہات ذکر کی ہیں:

1- بعض کہتے ہیں کہ ’’قریش‘‘ تصغیر ہے، قرش کی، جس کے معنی سمندر کے ایک طاقت ور جانور کے ہیں، جو اپنے سے چھوٹے سمندی جانوروں پر غالب رہتاہے یا بہت بڑی مچھلی جو چھوٹی مچھلیوں کو کھاجاتی ہے، چوں کہ یہ قبیلہ بہادر تھا اس وجہ سے اس کا یہ نام معروف ہوا۔

2- قرش کے معنی جمع کرنے کے بھی ہیں، چوں کہ آپ ﷺ کے جدِ امجد قصی بن کلاب نے متفرق قوموں کو مکہ میں جمع کیا تھا، اس وجہ سےقریشکوقریشکہا گیا۔

3- ایک قول یہ بھی ہے کہ قرش کے معنی کسب کے ہیں اور یہ لوگ تجارت پیشہ تھے اس وجہ سےقریشکہلائے۔

اسی طرح اور بھی بعض معانی لفظ قرش کے لغت میں ملتے ہیں، اور ان معانی سےقریشکی وجہ تسمیہ ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش سے قبل بھی عرب کے تمام قبیلوں میں خاندانِقریشکو خاص امتیاز حاصل تھا، خانہ کعبہ جو تمام عرب کا دینی مرکز تھا اس کے متولیقریشتھے اور مکہ مکرمہ کی ریاست بھی ان ہی سے متعلق تھی۔

قبیلۂقریشکی بڑی بڑی شاخیں یہ ہیں:

(1)بنو ہاشم،(2)بنو امیہ،(3)بنو نوفل، (4)بنو عبدالدار، (5)بنو اسد، (6)بنو تمیم،(7)بنو مخزوم، (8)بنو عدی،(9)بنو عبد مناف،(10)بنو سہم،ان کے علاوہ دیگر شاخیں بھی ہیں۔

احادیثِ مبارکہ میں قریش کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(1) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اسماعیل (علیہ السلام) کو منتخب کیا، اور اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو منتخب کیا، اور کنانہ کی اولاد میں سے ’’قریش‘‘ کو منتخب کیا، اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا، اور مجھے (رسول اللہ ﷺ کو) بنوہاشم میں سے منتخب کیا۔ (رواہ الترمذی، وقال: ہذا حدیث صحیح)

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ خیر اور شر میں قریش کے تابع ہیں۔ (رواہ مسلم)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع (سب قبیلوں کے نام ہیں) میرے دوست اور مدد گار ہیں، ان کا اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

(4) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قریش کو ذلیل کرنا چاہے، اللہ اسے ذلیل کرے۔ (رواہ الترمذی)

ANS 02

نماز دین کا ستون اور زمین و آسمان کی روشنی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے اور دعا مومن کا اسلحہ ہے۔ نماز اور دعا کے ذریعے بندہ اپنے آقا سے ہم کلام ہوتا ہے ، راز و نیاز کرتا ہے اور اس ذاتِ واحد سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے، جس نے کہا ہے کہ ’’جب میر ابندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔‘‘

راز و نیاز ، سوزو گداز کی کیفیت تبھی پیدا ہوسکتی ہے اور نماز خالق و مالک سے ہم کلامی کے شرف کی بناپر ’’معراجِ مومن‘‘ تب بن سکتی ہے جب انسان روح و بدن کے ساتھ محضرِ الٰہی میں حاضر ہو اور اس کے بدن کا رواں رواں اس کی زبان سے ادا ہونے والے کلمات کی شہادت دے رہا ہو۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان اپنی زبان سے ادا ہونے والے کلمات کے معنی سے واقف نہ ہو۔ یہ بے حد ضروری ہے تاکہ مومنین اپنی عبادات میں سوزِ

Downloaded From Tajassus.com

عشق اور گداز روح کی کیفیت پیدا کرکے صحیح معنوں میں اپنے رب سے ہم کلام ہوکر ''الصلوٰۃ معراجِ مومن'' اور ''الدّعا سلاح المومن'' کی کیفیت سے آشنا ہوسکیں۔ نماز کس طرح انسان سازی کرتی ہے، یہ اگر لوگ جان جائیں تو کبھی نماز ترک نہ کریں۔ نماز کس طرح کے انسان بناتی ہے، یہ ہمیں اگر دیکھنا ہو تو ہم اپنے پیارے نبی کریم رحمۃ للعالمین ، شفیع امذنبین ، سید المرسلین آنحضرت محمد مصطفی ؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے والی ہستیوں کو دیکھیں۔ ان کی آل پاکؑ اور صحابہ کرام کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ ہم دیکھیں گے کہ نماز کا قیام عین دین ہے۔

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالی ہے:

''خدا کی مسجدوں کو صرف وہی شخص (جاکر) آباد کرسکتا ہے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور) کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوجائیں گے۔''(سورہ توبہ)

رسول اکرم احمدِ مجتبی محمد مصطفی ؐ نے فرمایا:

''جس کی نماز قبول ہوگئی ، اس کے دیگر اعمالِ حسنہ بھی قبول ہوگئے اور جس کی نماز رد ہوگئی ، اس کے دیگر اعمالِ حسنہ بھی رد ہوگئے۔''

ایک اور مقام پر ارشادِ رحمتہ للعالمین ؐ ہے:

''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

بابِ مدینۃ العلم حضرت علی نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی زندگی کے تین اوقات ہوتے ہیں۔ ایک ساعت میں وہ اپنے رب سے راز و نیاز کرتاہے اور دوسرے وقت میں اپنے معاش کی اصلاح کرتا ہے اور تیسرے وقت میں اپنے نفس کو ان لذتوں سے آزاد چھوڑ دیتا ہے جو حلال اور پاکیزہ ہیں۔''

جناب کوثر نقوی نے سجدے اور رب تعالی کے وجود کے حوالے سے کیا بہترین شعر کہا ہے۔

سبحان اللہ۔

کافی ہے بس حسینؑ کے سجدے کا انہماک

اب حاجتِ دلیل وجود خدا نہیں

یہ تو ہے ایک مختصر جائزہ نماز کی اہمیت اور ان گنت خصوصیات کا اور اب آتے ہیں نماز کے بے شمار فوائد اور ثمرات کی طرف، گوکہ دونوں ہی کا بیان کرنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

اب سے صدیوں پیشتر مسلمان ایمان کے معاملے میں آج کے دور کے مسلمان سے بدرجہا بہتر تھے۔ ان کا ایمان بالغیب تھا۔ اللہ اور رسول اکرم ؐ کے احکامات کو بلاچوں چرا مانتے تھے ،

Downloaded From Tajassus.com

جب کہ آج میڈیکل سائنس نے بیشتر احکامات کی توجیہہ پیش کرکے ثابت کردیا کہ دینِ اسلام کی تمام پابندیوں میں خلقِ خدا ہی کی بہتری پوشیدہ ہے۔ وضو کرکے ایک ایک عمل کی صحت و سائنس کے حوالوں سے وضاحتیں آچکی ہیں۔ نماز کے ہر ہر رکن کی تشریح مغربی سائنس دان کرچکے ہیں۔ حال ہی میں ایک چینی سائنس دان نے ذیابیطس (Suger)کا ایک حیران کن علاج دریافت کیا ہے۔ اس کی تحقیق کے مطابق رکوع کی حالت میں قیام کرنا شوگر کا یقینی علاج ہے۔ اس سے بھی زیادہ حیرن کن بات یہ کہ صبح سورج نکلنے کے بعد اگریہ عمل کیا جائے تو بجائے فائدے کے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ انہی دو اوقات میں نماز نہ پڑھنے کا حکم آیا ہے۔

امریکا کی ایک یونیورسٹی کی تحقیقی ٹیم نے تمام دنیا کا سروے کرکے یہ پتا چلانا چاہا کہ ذہنی و دماغی امراض(پاگل پن) دنیا کے کن خطوں یا کن قوموں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ انہیں پتا چلا کہ مسلم ممالک میں ان امراض کی شرح فی صد سب سے کم ہے۔ مسلمانوں کے عمل دیکھے گئے تو پتا چلا کہ نماز کے پابند افراد میں مرض نہ ہونے کے برابر ہے۔ آخر انہوں نے اس کا بھی بھید پالیا کہ دماغ کی وہ باریک رگیں جہاں خون اپنے بہاو کی قوت سے نہیں پہنچ پاتا ، وہاں سجدے کی حالت میں پہنچ کر دماغ کے حساس حصوں کو تازہ و خون فراہم کرتاہے۔

آج سے پہلے کے مسلمانوں کا یہ ایمان تھا کہ حضور اکرم ؐ کے حکم کے مطابق چھینک کے آنے پر الحمدللہ کہنا چاہیے۔ اگر چہ وہ اس کی وجہ کو نہیجانتے تھے ، بس ایک حکم تھا۔ جو سر آنکھوں پر تھا۔ لیکن 1400سال بعد آج میڈیکل سائنس نے بتادیا ہے کہ جب دل کی دھڑکنیں مدہم پڑنے لگتی ہیں تو دماغ کو اطلاع ہوجاتی ہے۔ وہ ناک کے اندرونی حصوں میں گدگدی پیدا کرنے کاحکم دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں زوردار چھینک آتی ہے۔ اور اس کا دھچکا اتنا زبردست ہوتاہے کہ دل پہلے کی طرح دھڑکنے لگتاہے۔ گویا ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ اور ا س موقع پر الحمد للہ کہنا دراصل حیات نو پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا ہے۔ سائنس دانوں نے چھینک کی رفتار کو جدید ترین آلات کی مد د سے ناپا ہے جس کے مطابق ایک عام سی چھینک کی رفتار کم از کم 100میل یا 162کلو میٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ ہارٹ اٹیک کے وقت مریض کے سینے پر گھونسے مارنا یا بجلی کے جھٹکے دینا دراصل اسی چھینک کا نعم البدل ہے۔

وہ ایمان والے لوگ جن کے لئے اللہ اور اس کے رسول کریم ؐ کا حکم ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا، وہ سنت کی بجا آوری کے لئے زمین پر سوتے تھے۔ وہ اس کی حکمت سے واقف نہیں تھے، لیکن آج کا ایک پرائمری درجے کا طالب علم بھی جانتا ہے کہ آکسیجن ہوا سے 16گنا بھاری ہونے کی وجہ سے سطح زمین سے 6انچ تک تہہ بناکر بہتی رہتی ہے۔ اور زمین پر سوئے ہوئے

Downloaded From Tajassus.com

شخص کے نتھنوں میں داخل ہوکر خالص آکسیجن خون میں شامل کرکے اسے چمکیلا بناتی ہے۔

آج کی جدید تحقیق نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگرٹخنوں کو آکسیجن ملتی رہے تو جنسی قوت میں اضافے کا باعث ہے۔ مردوں کو ٹخنے کھلے رکھنے کاحکم ہے، جب کہ عورتوں کو ڈھکنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (سبحان اللہ)

بیماریوں کے جراثیم منہ اور ناک کے ذریعے ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں ،اسی لئے وضو کرتے وقت ناک میں پانی ڈالنا اور جماہی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا اور کھانا کھاتے وقت منہ بند رکھنا ضروری قرار دیا گیا۔ کان سے بھی داخل ہوسکتے ہیں ، لیکن کان میں ایک زہریلا لیس دار مادہ رکھ کر اس اندیشے کو بھی ختم کردیا گیا۔

غورکرنے کا مقام یہ ہے کہ اللہ اور رسول اکرم ؐ کا ہر حکم سراسر ہمارے ہی فائدے کے لئے ہے توپھر اللہ تعالی کی وہ عبادات جنہیں ہم روز، نماز اور حج کے تناظر میں دیکھتے ہیں ، وہ کیا چیز ہیں؟ اس کی ساری عبادتیں ہمارے ہی فائدوں کے لئے ہیں۔ اور ہم اپنے ہی فائدے کے لئے جو عمل کرتے ہیں ، اس کی جزا بھی آخرت میں رکھ دی ہے۔ واہ سبحان اللہ۔ کیسی دکان داری ہے جتنا سامان اٹھاسکو ، وہ تمہارا ہوگیا اورجتنا سامان اٹھایا، اس کی قیمت بھی روزِ محشر مل جائے گی۔ اللہ تعالی کو نہ ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے نہ ہماری ریاضتوں کی حاجت۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں ، اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں۔ وہ رحمن و رحیم اس کا بھی اجر ہمیں دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ تو بہانہ ڈھونڈتاہے ہمیں بخشنے کا، ہم کوئی ایسا عمل کریں تو سہی۔

وہ تو بے نیاز ہے۔ اس کی عبادت کے لئے ملائکہ ، حجر و شجر اور اس کائنات کے ذرہ ذرہ اپنے اپنے حساب سے عبادت میں مصروف ہے۔ وہ تو ہمیں کسی بہانے سے جنت واصل کرنا چاہتا ہے لیکن ہم اس کے اس قدر ناشکرے ہیں کہ کبھی دورکعت نفل اس شکرانے کے نہ پڑھے ہوں گے اے اللہ تو نے ہمیں آنکھیں دیں ، جن سے ہم تیری کائنات کو دیکھتے ہیں۔ شاید ہی کبھی ہم نے یہ کہا ہو کہ اے اللہ تیرا شکر ہے ، ہماری دو ٹانگیں سلامت ہیں۔ ذرا غورکیجئے، اگر کوئی (خدانخواستہ) ایک نعمت بھی ہم سے واپس لے لی جائے تو ہم کس قدر محتاجی کی زندگی گزاریں گے۔ شکرانے کی نمازیں تو چھوڑئیے ، ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جو پانچ فرض نمازیں پڑھ لیتے ہوں گے۔ جب کہ اب ہم پر یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ یہ ہمارے ہی فائدے کی چیز ہے۔ ہم اپنے کسی علاج کے لئے ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں ، جو ہمیں علی الصباح آدھ گھنٹے واک کا مشورہ دیتا ہے۔ ہم اپنی ساری نیندیں بھلا کر ساری مصروفیات چھوڑ کر بڑی پابندی سے آدھ گھنٹے کی مشقت برداشت کرتے ہیں لیکن جو حکیم الحکمائ نے

Downloaded From Tajassus.com

ہماری صحت کے لئے تجویز کیا ہے اس کے لئے دس منٹ نکالنا بھی ہماری طبیعت پر گران گزرتا ہے۔

وہ لوگ اتنا کچھ نہیں جانتے تھے، جتنا اب ہم جانتے ہیں ، پھر بھی اللہ اور رسول کریم ۰ کا حکم ان کے لئے ایمان کا درجہ رکھتا تھا۔ آج ہم اس قدر گمراہ ہوگئے ہیں کہ اب جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی نما ز، روزے اور دیگر دینی احکام کی بجاآوری سے غفلت برت رہے ہیں۔

شاعر نے خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے کیا خوب کہا ہے۔

ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جاکے دیکھ لے

ہوگا خدا کے سامنے سر کو جھکاکے دیکھ لے

رنج و الم نہ کوئی غم، ہوگا تجھے تری قسم

تھوڑی سی دیر کے لئے سر کو جھکاکے دیکھ لے

بے شک سب سے بہتر ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ اور سچا سکون اور روحانی مسرت صرف نماز میں حاصل ہوتی ہے۔ دلوں کا اطمینان تو اللہ کے ذکر میں ہے۔ حضوراکرم ۰ کی شفاعت یعنی سفارش کسی ایسے شخص کو نصیب نہیں ہوگی، جو نماز کو معمولی چیز سمجھتا ہو۔ نماز سے زیادہ شیطان کی ناک رگڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے، لہٰذا نماز پڑھیے اور شیطان کی ناک رگڑیے۔ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

آپ حضور اکرم رحمۃ للعالمین ، سید مرسلین، شفیع المذنبین آنحضرت محمد مصطفی ۰ پر درود شریف تو بھیجتے ہی رہتے ہوں گے، اگر آپ ان کی چشمِ مبارک کو ٹھنڈا رکھنا چاہتے ہیں تو یہ حدیث ہمیشہ یادر کھئے۔

’’نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔‘‘

ANS 03

سنہ 5 ہجری، ہجرت سے شروع ہونے والے کیلینڈر کا پانچواں سال ہے۔

اس کا پہلا دن ۱ محرم دوشنبہ بمطابق 5 جون 626 عیسوی اور آخری دن جمعہ 30 ذی الحجہ بمطابق 27 مئی 627 عیسوی ہے۔

- ولادت حضرت زینب (س) 5 جمادی الاول مدینہ، ایک قول کے مطابق۔
- غزوہ دومۃ الجندل پیش آیا۔ (ربیع الاول)
- غزوہ خندق (احزاب) پیش آیا۔ (شوال)
- غزوہ بنی قریظہ پیش آیا۔ (ذی القعدہ و ذی الحجہ)
- وفات سعد بن معاذ، صحابی پیغمبر (ص) و اوس قبیلہ کے سردار
- مضری بن مزینہ نامی قبیلہ کے ایک گروہ منجملہ بلال بن حارث کا اسلام قبول کرنا

Downloaded From Tajassus.com

- مغیرہ بن شعبہ کا اسلام قبول کرنا۔

ANS 04

فتح مکہ کا واقعہ 8ھ رمضان المبارک ہوا۔ اس کا سبب قریش کی طرف سے نقص عہد ہے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قبیلہ بنی بکر کے ایک شخص نے رسولؐ اللہﷺ کی ہجو(منظوم) تیار کی اور وہ اسے ترنم سے پڑھتا (گاتا) تھا جسے قبیلہ خزاعہ کے کسی غلام (عاشق رسولﷺ) نے سن لیا اور قبیلہ خزاعہ کے لوگ مسلمان تھے اس غلام (عاشق رسول) نے اس ہجو کرنے والے قریشی (گستاخِ نبی علیہ السلام) کو زخمی کردیا اس سے دونوں قبیلوں میں شرپھیل گیا۔ بنو خزاعہ کے خلاف بنوبکر کے ساتھ قریش (کفار مکہ) نے مدد کی چنانچہ بنوبکر نے رات کے وقت بنوخزاعہ پرہلہ بول دیا ان کے جوانوں کو قتل کردیا ۔حضرت عمر بن سالم خزاعیؓ نے حضور سرور عالمﷺ کی بارگاہ میں مدینہ طیبہ پہنچ کر تمام حالات سنائے ۔اس وقت آپ کے دونوں چشمان مبارک سے آنسو بہہ نکلے اور فرماتے رہے ''خزاعۃ منی وانامنہم'' خزاعہ میرے ہیں میں ان کا ہوں۔

اس عہد شکنی سے قریش نادم ہوئے اس ندامت کے پیش نظر ابوسفیان کو بھیجاتا کہ عہد سابق کو مضبوط کریں ابو سفیان پہلے رسول اکرمﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، مگر آپ ؐ نے اس سے کوئی بات نہ کی ابو سفیان پھر سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ سیدنا عثمان غنیؓ اور سیدنا علی المر تضیٰؓ کے پاس گیا مگر اس کو ہر طرف سے مایوسی ہوئی ۔

ابو سفیان مایوس ہو کر لوٹا اس نے واپس مکہ پہنچ کر کہا کہ انہوں نے میری کوئی بات نہیں مانی لیکن مَیں نے حضور نبی پاک ﷺ کے صحابہ کودیکھا ہے وہ تو اپنے آقاء کے بہت بڑے فدائی ہیں، میں نے بادشاہوں میں سے کسی ایک کی ایسی بارگاہ نہیں دیکھی جو(حضرت محمدﷺ)کی بارگاہ ہے اور ان کے صحابہ جیسے جان نثار میں نے کہیں نہیں دیکھے۔

ادھر نب�ئ محترمﷺ نے اپنے احباب سے مشاورت کی مشورہ کے بعد آ پؐ نے فتح مکہ کے لئے تیاری شروع کردی اور اپنے صحابہ کو بھی تیاری کا اعلان فرمایا،بلکہ دیہاتوں میں بھی ہر طرف مسلمانوں کو اطلاع بھجوائی کہ جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ماہ رمضان میں مدینہ پاک میں آجائے ۔جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو حضور علیہ السلام نے دُعا مانگی، اے اللہ! قریش تک ہماری خبر نہ پہنچے یہا ں تک کہ ہم ان کے شہر تک پہنچ جائیں۔ حضور نبی پاکﷺ رمضان المبارک مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے اس وقت دس ہزار کا لشکر آپ کے ساتھ تھا جس میں مہاجرین وانصار سب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا مستجاب فرمائی کہ آپ مکہ کے قریب پہنچ گئے، لیکن قریش تاحال بے خبر تھے یہ بھی

Downloaded From Tajassus.com

قریش پر شفقت تھی کہ وہ جنگ نہ کرسکیں خودبخود تابع ہو جائیں اور حکم فرمایا کہ ہر قبیلہ اپنی جگہ پر آگ روشن کرے ان سب کا نگران حضرت عمرؓ کو مقرر فرمایا۔

اس سے قبل حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے حضور سرور عالمﷺ کو حجفہ (تبقدیم الجیم) اہل شام کے میقات میں ملے۔ حضور سرور عالمﷺ نے فرمایا کہ اپنے اہل و عیال اور سامان کو مدینہ بھیج دیں اور خود ہمارے ساتھ مکہ معظمہ چلیں اور ساتھ ہی فرمایا اے چچا آپ کی ہجرت میں خاتم الہجرت ہیں جیسے میری آخری نبوت خاتم النبوت ہے۔

قریش مکہ نے ابوسفیان کو بھیجا کہ حالات سے آگاہی حاصل کریں اور کہا اگر محمدؐ ملیں تو ان سے ہماری امان طلب کریں جب ابوسفیان رات کے وقت مرالظہران میں پہنچا تو آگ روشن دیکھی تو کہا میں نے ایسی روشن آگ کبھی نہیں دیکھی سوائے میدان عرفات کے اور ایسا لشکر تو دیکھا نہ سنا ابو سفیان کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت عباس انہیں حضور رسول اکرمؐ کی خدمت میں لے آئے تاکہ ان کے لئے امان کا سوال کریں۔

جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کوبارگاہِ رسولؐ میں لائے تو آپ نے فرمایا کہ اے چچا اسے اپنی رہائش میں لے جائیں کل صبح کو میرے ہاں لانا جب صبح ہوئی تو ابوسفیان کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمؐ کی خدمت میں لائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوسفیان کو اسلام پیش کیا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمان ہونے کی توفیق بخشی۔ مسلمان ہونے کے بعد عرض کیا یا رسولؐ اللہ اگر قریش آپ کا مقابلہ نہ کریں،بلکہ علیحدہ ہو کر بیٹھ جائیں اور آپ کے مقابلہ سے ہاتھ روک لیں تو کیا انہیں امان ہے۔آپ نے فرمایا جس نے ہمارے مقابلہ سے ہاتھ روک لیا اور دروازہ بند کرکے بیٹھ گیا اسے امان ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو بھی ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوا سے امان ہے ایسے ہی جو مسجد حرام میں ہو اور جس نے دروازہ بند کرلیا اسے بھی اور جس نے ہتھیار ڈال دیئے اسے بھی اور جوداِرحکیم بن حزم میں داخل ہوا وہ بھی (ابن حزم جاہلیت و اسلام میں اشراف قریش سے تھے) امان میں ہے۔

حضور نبی پاکؐ نے ابورویحہ(جس کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھائی چارہ مقرر کیا گیا تھا) کو جھنڈا دے کر حضرت بلال کو فرمایا کہ اعلان کردو جو ابورویحہ کے جھنڈے تلے آئے گا اسے بھی امان ہے۔یہ تو سیع اس لئے فرمائی کہ امان والوں کی بہتات تھی کہ اس وقت ابو سفیان کے گھر اور مسجد حرام وغیرہ میں جگہ نہ رہی تھی۔یہاں پر اعلان فرمادیا گیا کہ فلاں مرد اور عورتوں کو قتل کردو اگرچہ وہ کعبہ کے پردوں سے بھی لٹکے ہوئے ہوں۔ ان میں ابن اخطل وغیرہ تھے جن کو قتل کرنے کا حکم فرمایاوہ نہایت درجہ کے سرکش اور حضور علیہ

Downloaded From Tajassus.com

الصلوٰۃ والسلام کے سخت مخالف تھے خلاصہ یہ کہ آج آپ نے ایمان والے کو معاف کردیا اور جس نے کفر پر اصرار کیا اسے قیدی بنالیا۔

حضور نبی پاکﷺ نے حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو ایک تنگ وادی کے سرے پر کھڑا کردیجئے یہا ں تک کہ اللہ کا تمام لشکر گزر جائے تاکہ یہ اسلامی شوکت کا نظارہ دیکھے سب سے پہلے خالد بن ولید بنی سلیم (مصَغرّاً) جھنڈا لے کر گزرے اس کے بعد قبیلہ کے بعد قبیلہ مع اپنے جھنڈوں کے گزرتے رہے یہاں تک کہ حضور سرورِ عالمؐ انصار و مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے سے کہتے جاتے تھے ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ آپ کا جھنڈا حضرت سعدبن عبادہ کے ہاتھ میں تھا پھر ان سے لے کر ان کے بیٹے حضرت قیس کو دیا گیا اس لیے کہ وہ عرب میں بہت بارعب اور جنگی معاملات میں بہت بڑے صاحب الرائے اور ہوشیار تھے ۔ حضور سرور عالمؐ جب تشریف لائے تو آپ کے ساتھ سات سو مہاجرین جوتین سو گھوڑوں پر سوار تھے اور چار ہزار انصار جن کے ساتھ پانچ سوگھوڑے تھے ابوسفیان نے کہا ان کے ساتھ کون مقابلہ کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی کو کوئی طاقت ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلامؐ مکہ شریف میں ناقۂ قصواء پر سوار ہو کر داخل ہوئے۔آپ کے پیچھے حضرت علی بن العاص عموی رضی اللہ عنہا(حضور کے نواسہ) تھے اور یہ جمعہ کا دن ہے بعض نے کہا سوموار کا دن تھا ۔جب آپ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو سرمبارک کجاوہ پر رکھ دیا یہ آپ نے تواضعاً اور فتح مکہ کے شکریہ میں کیا اور اتنی بڑی جماعت مسلمین ساتھ لانے سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سرجھکا یا۔

اس وقت کعبہ شریف کے باہر اندر اور اوپر تین سو ساٹھ بت رکھے تھے ہر قبیلے کا علیحدہ بت تھا۔ ہبل ان کا بڑا بت تھا وہ عقیق تھا جو کعبہ شریف کے دروازہ کے قریب تھا جسے باب السلام قدیم کے نیچے پھینک دیا گیا تاکہ اسے قیامت تک لتاڑیں اور بت پرستوں کو عبرت ہو جبکہ ابوسفیان غزوۂ احد میں فخراً کہتا تھا ’’اعل ھبل،اعل ھبل‘‘(اے ہبل بلند ہو، بلند ہو اے ہبل)اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ذلیل کرکے دکھایا تاالکہ معلوم ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرکے اسے کون عزت دے سکتا ہے ۔پھر آپ لکڑی ہربت پر مارتے تھے وہ منہ کے بل گرتا تھا اور آپ پڑھتے تھے’’جآء الحق وزھق الباطل‘‘(حق آیا باطل مٹ گیا)۔

ANS 05

عدل و انصاف اور مساوات دین اسلام کا وہ تاب ناک باب ہے، تقابل ادیان میں جس کی مثال نہیں ملتی اور دیگر عنایات ربّانی کی طرح یہ نعمت عظمیٰ بھی عالم انسانیت کو ہادی برحق، رسول رحمت، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰےﷺ کے وسیلے سے عطا ہوئی۔

Downloaded From Tajassus.com

آقائے دوجہاں ﷺ کی شان رحمت کے ارتفاع و کمال کے بعد حضور ﷺ کی ذات گرامی کا یہ دوسرا بڑا اعجاز و حسن سیرت ہے جس سے متاثر ہو کر دشمنان دین قیّم حلقہ بہ گوش اسلام ہوتے رہے اور اپنی جبین آستانِ نبوتؐ پر خم کرنے میں فخر محسوس کرتے رہے۔

اسلام کے تصوّرِ عدل و مساوات میں بڑے بڑے شاہان وقت کے سروں سے بوئے نخوت نکال کر اس کی جگہ عجز و انکسار بھر دیا۔ توحید ذات کبریا اور جناب رسالت پناہؐ کی ذات گرامی سے رُوگردانی کے مرتکب بڑے بڑے سلاطین نے جب اسلامی عدل و مساوات کا دل افروز مظاہرہ دیکھا تو انہوں نے اسلام کا قلادہ غلامی زیب گلو کرنے کے لیے اپنی گردنیں آگے بڑھا دیں۔ مساجد میں عبادت خدائے واحد کے لیے صف بندی مساوات محمدیؐ کا ہی ایک مظہر ہے۔ مسجد ہی وہ جگہ ہے جہاں بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہو جاتے ہیں۔

Advertisement

محمود و ایاز اور بندہ و بندہ نوازی کا تصوّر مٹ جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے اسی تصوّر عدل و مساوات نے ریگ زار عرب کے ساربان زادوں کو کج کلاہان زمن کی دستاروں کو ہوا میں اڑانا سکھایا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے وصال مبارک سے قبل میدان عرفات میں جو ایمان افروز اور وجد آفرین خطبہ ارشاد فرمایا اس کی تابانیت سے صحیفۂ عدل و مساوات کے اوراق ابدلآباد تک جگمگاتے رہیں گے، اس دل پذیر خطبے کا زیادہ تر حصہ درس مساوات پر مشتمل تھا۔ اگر شعری اسلوب کے قالب میں ڈھالا جائے تو بہ قول شاعر

بلند و پست سے کہہ دو کہ صف میں آجائیں
زمیں پہ ذوق مساوات لے کے آیا ہوں

اگر اوراق سیرت طیّبہؐ کی بہ نظر غائر ورق گردانی کی جائے تو یہ تصوّر واضح طور پر ابھر کر سامنے آتا ہے کہ آقا کریم ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلانا تھا۔ وہ تخت نشین جو اپنے غلاموں اور ماتحتوں کو رعیّت تصور کیا کرتے اور احساس برتری سے لبریز ان کے سامنے قصر شاہی پر جلوہ افروز ہوتے، غلاموں کو احساس کم تری میں مبتلا کرنے کے لیے دستار فضیلت کو ہوا میں لہراتے اور انہیں احساس دلاتے کہ تعیشات زمن کی تخلیق فقط ہمارے لیے کی گئی ہے۔ بعثت نبویؐ کے بعد ان کے یہ تصوّرات پاش پاش ہوکر ہوا میں بکھر گئے۔

شاہ فارس اور دیگر گستاخان کے قبول اسلام میں یہی رعونت سدراہ بنی تھی جس کی باعث انہوں نے معاذ اللہ نامۂ محمدیؐ کو چاک کیا کہ اگر ہم نے بانی اسلامؐ کی پیروی و تتبع کی زنجیر زیب پا کرلی تو اپنے ممالک میں اسلامی نظام عدل و مساوات رائج کرنا پڑے گا جس کا بدیہی نتیجا تقسیم اختیارات پر منتج ہوگا۔

Downloaded From TajaSsUs.com

شاہ و گدا کا تصوّر مٹ جائے گا۔ ناصرف مقہور عوام کو ان کے حقوق دینا پڑیں گے بل کہ عملاً اور اصولاً ان کا تحفّظ بھی کرنا پڑے گا، اگر انہیں قرینہ ہائے حیات اور سلیقہ ہائے تمّدن سے آگاہی حاصل ہوگئی تو ہمارے اقلیم خشونت و تکبّر کی شکست و ریخت کا آغاز ہوجائے گا۔ اس باب میں کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی کہ یہ جمال آگیں نظام آقائے رحمت ﷺ کی بہ دولت نصیب ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی مبادیات پر خود عمل پیرا ہو کر ایسی ایسی امثلہ قائم فرمائیں جن کے نظارے سے نہ اں خانۂ دل جگمگا اٹھتا ہے۔

آئیے! عدل مساوات رسول عربیؐ کے دو واقعات سے اپنے تیرہ خاک دان قلب کو منوّر کرنے کا اہتمام کریں۔ اس ضمن میں سب سے معروف واقعہ قریش کے ایک خاندان مخزوم کی ایک عورت کی چوری کا ہے۔ یہ خاندان قریش میں عزّوشرف اور دنیاوی شان و شوکت کے اعتبار سے دیگر قبائل سے ممیز خیال کیا جاتا تھا۔ اس خاندان کی ایک عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی۔

مروّجہ اسلامی دستور کے مطابق اسے قطع ید کی سزا سنائی گئی۔ اب ایک طرف خاندان کی سطوت و حشمت اور روایتی عزت و وقار اور دوسری جانب عدل و مساوات محمدیؐ کا تقاضا اور اللہ کے نظام عدل کی ثقاہت و دبدبہ۔ زعمائے قریش تذبذب میں پڑگئے - بالآخر فیصلہ ہوا کہ سزا میں تخفیف یا معافی کی درخواست کے لیے شارع اسلام، صاحب قرآن، آقائے دوجہاں ﷺ کے حضور آپؐ کی محبوب ترین ہستی حضرت اسامہؓ کو بھیجا جائے، فی الحقیقت حضور سرور دو عالم ﷺ حضرت اسامہؓ کو بے حد عزیز رکھتے تھے۔

یہ اسی قربت نبویؐ کی انتہاء تھی کہ تجربہ کار اور صاحب فراست صحابہ کبارؓ کی موجودی کے باوجود حضورؐ نے اپنے آخری ایام میں نئی شورش کی سرکوبی کے لیے حضرت اسامہؓ کا انتخاب کیا تھا۔ حضرت اسامہؓ نے بارگاہ رسالتؐ میں اپنی قربت کے تصدّق میں اس عورت کی سزا میں معافی یا تخفیف کی التماس کردی۔

آقا ﷺ کا وہ رخ انور جس پر دل نشیں تبسّم عیاں رہتا، وہ دفعتاً سرخ ہوگیا اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے کی قومیں محض اس لیے صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں کہ ان میں وجود عدل فنا ہوگیا تھا، وہ کسی بھی جرم کی پاداش میں روسائے شہر کو تو چھوڑ دیتے مگر بے کسوں اور ناداروں کو سزا دینے میں تاخیر سے کام نہ لیتے۔ اللہ رب العزّت کے جلال کی قسم! اگر جگر گوشۂ مصطفیٰؐ فاطمہؓ (صد بار خدانخواستہ) کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرتیں تو یہی فیصلہ صادر کرتا۔ یہی تو دین اسلام کی یہ وہ روح مساوات ہے جو اسے دیگر ادیان سے محترم کرتی ہے۔

Downloaded From Tajassus.com

عدل و انصاف اور مساوات پر مبنی فیصلے صادر فرماتے وقت رحمت کونین ﷺ غیر مسلموں کے بارے میں کتنے محتاط رہتے اور آپؐ کے ذہن مبارک میں یہ خیال جاگزیں رہتا کہ ہر فیصلے میں اتنا زبردست اور شان دار توازن جھلکتا نظر آئے کہ دشمنان اسلام بھی اسے قبول کرنے میں کسی ادنیٰ سے مخمصے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اس ضمن میں صاحب سیرت النبیؐ نے ایک بڑا دل کشا اور بصیرت افروز واقعہ تحریر کیا ہے۔ فتح خیبر کے بعد حضرت عبداللہ بن سہلؓ فرمان نبویؐ کے مطابق کجھوروں کی تقسیم کے سلسلے میں خیبر گئے ان کے قریبی عزیز محیصہ بھی ان کے ساتھ تھے۔

خیبر کے بازار میں گزرتے ہوئے کسی شرپسند نے عبداللہ بن سہلؓ کو شہید کر کے ان کی لاش وہیں کسی گڑھے میں دفنا دی۔ ان کے ساتھی محیصہ نے واپس آ کر دربار رسالتؐ میں اعانت کے لیے درخواست کی اور حضورؐ کے استفسار پر عرض کیا کہ عبداللہ کو یہود نے قتل کیا ہے۔ آقاؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ عبداللہ کو یہود نے ہی قتل کیا ہے، اگر تمہیں پورا یقین ہے تو یہودیوں سے حلف لیا جا سکتا ہے۔

محیصہ نے عرض کیا حضورؐ! ان کی قسم کا کیا اعتبار وہ قسم کھا لیں گے۔ چوں کہ خیبر میں یہود کے علاوہ کوئی قوم آباد نہیں تھی اس لیے لامحالہ وجدان نبوتؐ بھی اس بات پر متفق تھا کہ انہوں نے ہی عبداللہ کو شہید کیا ہے مگر مساوات محمدیؐ اور عدل مصطفٰےﷺ کا مظاہرہ دیکھیے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! چوں کہ کوئی عینی شاہد موجود نہیں تھا اس لیے محض مفروضے کی بنیاد پر یہود پر حد جاری نہیں کی جاسکتی۔ اور آپؐ نے بیت المال سے اس کا خوں بہا ادا کر دیا مگر یہود سے تعرض نہیں فرمایا۔ یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آقا کریمؐ کی جگہ منصف کوئی اور متشدد بادشاہ ہوتا تو غیض و غضب میں اہل خیبر پر چڑھ دوڑتا جس کے نتائج کتنے ہی بھیانک نکلتے۔ حضورؐ کے اس بے مثال کے فراست و تدبر پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

Download From Tajassus.com